R.N.I.No.APURD/2013/54302

حیدرآباد

ہفت روزہ

فلکنما نیوز

FALAKNUMA NEWS

Urdu Weekly
Hyderabad.

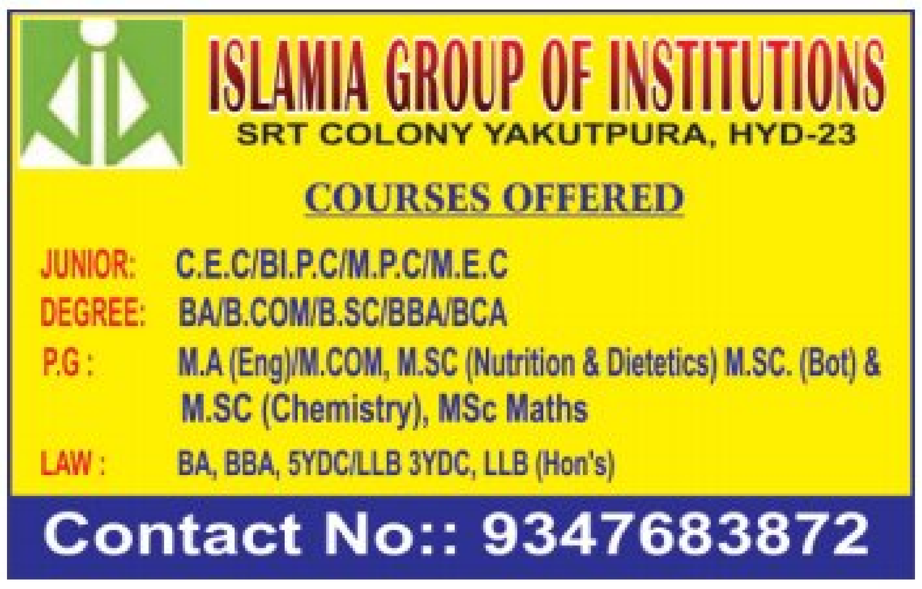

۱۴ر مئی ۲۰۲۵ء DATE:14-05-2025 جلد(13) شمارہ(18) قیمت ایک روپیہ صفحات(4)

سافٹ ویراور لائیو سائنسیس کے عالمی مرکز کے طور پر حیدرآباد کی ترقی: ریونت ریڈی

سوناٹا سافٹ ویر کا حیدرآباد میں آغاز، آرٹیفیشل انٹلی جنس و ڈیجیٹل سٹی کا منصوبہ،

3 لاکھ کروڑ کی سرمایہ کاری سے ایک لاکھ روزگار کے مواقع، صنعتکاروں سے چیف منسٹر کا خطاب

حیدرآباد ۔ چیف منسٹر ریونت ریڈی نے شہر کے مضافاتی علاقہ نانک رام گوڑہ میں سوناٹا سافٹ ویر کی نئی سہولت کا افتتاح انجام دیا۔ اُنھوں نے ٹیکنالوجی اور دیگر شعبہ جات میں تلنگانہ میں بیرونی اداروں کی سرمایہ کاری کے مثبت نتائج کا ذکر کیا۔ پروفیشنلس اور انڈسٹری لیڈرس سے خطاب میں چیف منسٹر نے سوناٹا ا?رٹیفیشل انٹلی جنس لیڈر شپ کی ستائش کی اور کہا کہ ریاست میں عصری ٹیکنالوجی کے فروغ میں یہ ادارہ معاون ثابت ہوگا۔ چیف منسٹر نے کہا کہ حیدرا?باد عالمی سرمایہ کاری کے مرکز میں تبدیل ہورہا ہے اور 3 لاکھ کروڑ سے زائد کی سرمایہ کاری کے ذریعہ خانگی شعبہ میں ایک لاکھ روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوں گے۔ اُنھوں نے کہا کہ ڈسمبر 2023ء سے تلنگانہ میں سرمایہ کاری میں اضافہ ہوا۔ ورلڈ اکنامک فورم 2024ء اجلاس میں تلنگانہ میں 1.78 لاکھ کروڑ کی سرمایہ کاری کے معاہدات ہوئے اور ہندوستان میں تلنگانہ سرفہرست رہا۔ امریکہ، ساو?تھ کوریا، جاپان، سنگاپور اور دیگر ممالک کے سرمایہ کاروں نے تلنگانہ سے معاہدات کئے۔ ریونت ریڈی نے کہا کہ تلنگانہ کا دوسرا مطلب ترقی اور تجارت ہے۔ اُنھوں نے کہا کہ عالمی اداروں کے مرکز کے طور پر حیدرا?باد تیزی سے اُبھر رہا ہے۔ آرٹیفیشل انٹلی جنس ریڈی ڈیٹا سنٹرس، لائیو سائنسیس اور سافٹ ویر جیسے شعبہ جات کیلئے حیدرا?باد ملک میں اہم مرکز بن جائے گا۔ مائیکرو سافٹ، اچ سی ایل ٹیکنالوجی، انفوسیس، ویپرو اور Cognizant جیسے اداروں نے تلنگانہ میں موافق سرمایہ کاری ماحول کا اعتراف کیا۔ چیف منسٹر نے کہا کہ امن و ضبط کی بہتر صورتحال اور حکومت کی جانب سے بہتر سہولتوں کے نتیجہ میں سرمایہ کاری میں اضافہ ہوا ہے جس کے نتیجہ میں نوجوانوں کیلئے روزگار د کے مواقع پیدا ہونگے۔ چیف منسٹر نے غریب خاندانوں کے نوجوانوں کو خود روزگار اسکیمات سے مربوط کرکے معاشی خود مکتفی بنانے راجیو یوا وکاسم اسکیم کا حوالہ دیا۔ اُنھوں نے کہا کہ خواتین سیلف ہیلپ گروپس کی حکومت حوصلہ افزائی کررہی ہے۔ چیف منسٹر نے کہا کہ حکومت کے منصوبہ جات میں ڈرائی پورٹ، فیوچر سٹی اور آرٹیفیشل انٹلی جنس سٹی شامل ہیں۔ ینگ انڈیا یونیورسٹی برائے اسکل و اسپورٹس قائم کی گئیں۔ سرکاری سطح پر بہتر تعلیم کیلئے انٹیگریٹیڈ اقامتی اسکولس کامپلکس تعمیر کئے جارہے ہیں۔ تلنگانہ کی معیشت کو ایک ٹریلین ڈالر تک پہنچانے حکومت اقدامات کررہی ہے۔ اُنھوں نے پروفیشنلس سے اپیل کی کہ وہ حیدرا?باد کے برانڈ ایمبیسڈرس کا رول ادا کریں اور تلنگانہ کی کامیابیوں کی دنیا بھر میں تشہیر کریں۔ ریونت ریڈی نے کہا کہ تلنگانہ رائزنگ کے تحت حکومت نے معاشی ترقی، سرمایہ کاری، روزگار، فلاحی اسکیمات اور بنیادی سہولتوں کی فراہمی کو اپنی ترجیحات میں شامل کیا ہے۔ بیروزگار نوجوانوں کیلئے حکومت نے کئی اسکیمات متعارف کی ہیں۔ تلنگانہ کی عوامی حکومت کسانوں، خواتین، نوجوانوں، طلبہ اور سینئر سٹیزنس کی بھلائی کے اقدامات کررہی ہے۔ اُنھوں نے اُمید ظاہر کی کہ تلنگانہ جلد ٹکنالوجی اور سافٹ ویر کے مرکز کے طور پر شناخت بنائیگا۔ وزیر آئی ٹی ڈی سریدھر بابو نے کہا کہ مشین، لرننگ اور ا?رٹیفیشل انٹلی جنس جیسے شعبہ جات میں تلنگانہ گلوبل لیڈر کی حیثیت رکھتا ہے۔ سریدھر بابو نے کہا کہ ا?رٹیفل انٹلی جنس سٹی کے قیام کا فیصلہ کیا گیا جہاں مائیکرو سافٹ اور دیگر اداروں نے سرمایہ کاری سے اتفاق کیا۔ اُنھوں نے کہا کہ حکومت ینگ انڈیا اسکلس یونیورسٹی کے ذریعہ ا?ن لائن لرننگ پروگرامس شروع کرنے کا منصوبہ رکھتی ہے۔ عنقریب ڈیجیٹل یونیورسٹی کے قیام کی مساعی کی جائیگی۔

چیف منسٹر ریونت ریڈی کی گورنر جشنو دیو ورما سے ملاقات

مس ورلڈ مقابلہ کی اختتامی تقریب میں شرکت کی دعوت

حیدرآباد ۔ چیف منسٹر ریونت ریڈی نے ا?ج راج بھون پہونچ کر گورنر جشنو دیو ورما سے ملاقات کی اور ہند۔ پاک کشیدگی کے پس منظر میں تلنگانہ میں کئے گئے انتظامات کی تفصیلات سے واقف کرایا۔ وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی ڈی سریدھر بابو چیف منسٹر کے ہمراہ موجود تھے۔ ملک کی تازہ ترین صورتحال اور خاص طور پر سرحدوں پر کشیدگی کے پس منظر میں یہ ملاقات اہمیت کی حامل ہے۔ چیف منسٹر نے گورنر کو ریاست کی صورتحال سے واقف کرایا اور کسی بھی ناگہانی سے نمٹنے کے لئے احتیاطی اقدامات کی تفصیلات پیش کی۔ باوثوق ذرائع کے بموجب چیف منسٹر نے گورنر کے پاس حکومت کی بعض زیر التواء فائیلس پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ اُنھوں نے گورنر کو مس ورلڈ 2025ء مقابلہ کی اختتامی تقریب میں شرکت کی دعوت دی۔ مس ورلڈ مقابلہ میں دنیا کے 113 ممالک کی حسینائیں اور مندوبین شرکت کررہے ہیں۔ 72 واں مس ورلڈ 2025ء مقابلہ تلنگانہ کو عالمی سطح پر شوکیس کرنے میں مددگار ثابت ہوگا۔ چیف منسٹر نے گورنر کو بیرونی مندوبین کے لئے سیاحتی اور تاریخی مقامات کے دورہ کی تفصیلات سے واقف کرایا۔ ذرائع کے مطابق چیف منسٹر نے حکومت کی فلاحی اسکیمات پر عمل ا?وری کی تفصیلات بھی پیش کیں۔

حیدرآباد میں دن کی شدید گرمی رات میں بارش

حیدرآباد۔ حیدرآباد میں دن کے وقت شدید گرمی کے بعد رات میں ہلکی تا اوسط بارش نے موسم کو خوشگوار بنادیا۔ شہر کے مختلف علاقوں میں تیز بارش کے ساتھ گرج چمک اور تیز ہوائیں چلیں، جس سے درجہ حرارت میں نمایاں کمی آئی۔ دن کے وقت درجہ حرارت 40 ڈگری سیلسیس تک پہنچ گیا تھا تاہم شام 7 بجے کے بعد مختلف علاقوں میں ہلکی بارش شروع ہوئی جو بعد میں تیز بارش میں تبدیل ہوگئی۔ شہر کے کئی علاقوں میں گرج چمک کے ساتھ شدید بارش ہوئی۔ چندانگر، مادھاپور، آصف نگر، گولکنڈہ اور راجندر نگر کے علاقوں میں 3 سینٹی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی۔ ماہرین موسمیات کے مطابق اگلے چند دنوں میں بھی اسی طرح کے موسم کی توقع ہے جہاں دن کے وقت گرمی اور رات میں بارش ہوسکتی ہے۔

Scanned with OKEN Scanner

ہفتہ روزہ
فلکنما نیوز حیدرآباد
FALAKNUMA NEWS
Urdu Weekly Hyderabad

موجودہ صورتحال کے پیش نظر مرکزی حکومت کو آل پارٹی میٹنگ بلانی چاہئے: گووند سنگھ ڈوٹا سارا

راجستھان کانگریس کے صدر گووند سنگھ دوتا سارا اور اسمبلی میں قائد حزب اختلاف ٹکارام جولی نے مرکزی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ موجودہ صورتحال اور ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جنگ بندی معاہدے سمیت دیگر نکات پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے کل جماعتی میٹنگ بلائے۔ دوتا سرہ نے کہا کہ یہ سوال آج بھی ملک و دنیا کے عوام کے دلوں میں موجود ہے کہ دہشت گرد بار بار آتے ہیں اور ہمارے لوگوں کو قتل کر کے ان کا خون بہاتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔ اس کے باوجود آج تک حل نہیں ہوسکا۔ وزیر اعظم نریندر مودی کو فوج کی مدد سے ان تمام معاملات پر کھل کر بات کرنی چاہیے۔ آخر یہ سوال باقی ہے کہ جنگ بندی کے بعد بھی بھارت نے پاکستان پر حملہ کیوں کیا؟ پاکستان کی جانب سے جنگ بندی کی خلاف ورزی اور ملکی فوجیوں کی شہادت پر پورے ملک میں غم و غصہ ہے۔ حکومت پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس بلا کر اپوزیشن کی ساری حقیقت پیش کرے۔ ریاستی کانگریس صدر نے کہا کہ جب حکومت اور فوج کو اپوزیشن کی مکمل حمایت حاصل ہے تو اس معاملے کو سب کے سامنے پوری طرح سے ظاہر کرنا چاہیے۔ ملک کا ہر شہری اس بات کی ضمانت چاہتا ہے کہ مستقبل میں ہندوستان کی سرزمین پر دہشت گردی نہیں ہوگی اور ایک بھی شخص قتل نہیں ہوگا۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ثالثی کے دعوے پر دوتا سارا نے کہا کہ ثالثی کرنے والا امریکہ کون ہے؟ وزیر اعظم نریندر مودی کہتے تھے کہ پنچایت کرانے والا امریکہ کون ہے؟ کون شخص ہے جو کسی دوسرے ملک میں ہماری پنچایت کرے گا؟ آج ہم اتنے قابل ہیں، ہماری فوج اتنی قابل ہے اور پوری اپوزیشن ہمارے ساتھ ہے، پھر کسی دوسرے ملک کی پنچایت نہیں ہونی چاہیے۔ جو لوگ دہشت گردوں کو پناہ دے رہے ہیں اور معصوم لوگوں کو قتل کر رہے ہیں ان سے بھرپور انتقام لیا جانا چاہیے تاکہ مستقبل میں ایسے واقعات دوبارہ رونما نہ ہوں۔ اس کو ملک کے وزیر اعظم کو یقینی بنانا چاہیے۔ دوتا سارا نے کہا کہ اگر کوئی ملک ہندوستان کو کمتر سمجھ رہا ہے تو وہ بہت بڑی غلطی کر رہا ہے، ہندوستان کسی بھی طرح کمتر نہیں ہے۔ ہندوستان کے لوگوں میں جذبہ، ولولہ اور ملک سے محبت، حب الوطنی اور قوم پرستی کا جذبہ بھی ہے۔ آج پورا ملک دہشت گردی کا خاتمہ چاہتا ہے۔ ملک کے وزیر اعظم کو کھلے عام اپوزیشن اور اہل وطن کو پہلگام حملے سے لے کر اب تک کی سب کچھ بتانا چاہیے۔ یہ ملک کا سوال ہے، کسی پارٹی یا بی جے پی یا کانگریس کا نہیں۔ یہ ملک کے عوام کا سوال ہے اور قوم کا سوال ہے اس لیے اس کے ساتھ کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں ہونا چاہیے۔ اسی دوران راجستھان اسمبلی میں قائد حزب اختلاف ٹکارام جولی نے راجستھان کے ڈنڈوری ضلع کے شہید راجندر کمار موگا کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستانی فوج نے دہشت گردوں کی جانب سے کی گئی بزدلانہ کارروائی کا منہ توڑ جواب دیا ہے۔ جب ہماری فوج نے پاکستان میں دہشت گردوں کے ٹھکانے تباہ کیے تو پاکستان کو بہت تکلیف ہوئی اور اس نے بھارت پر ڈرون اور میزائلوں سے حملے شروع کر دیے جس کا ہماری بھارتی فوج نے بھی منہ توڑ جواب دیا۔

بھوپال کی ملی جلی تہذیب کا نمونہ تھے، راج کمار کیسوانی

راج کمار کیسوانی بھوپال کے صحافیوں کی بھیڑ میں ایک الگ سج دھج کے مالک تھے، اُن کا چہرہ، رنگ اور سراپا ایسا منفرد تھا کہ دیکھنے والا اُنہیں نظر انداز نہیں کر سکتا تھا، وہ عام پریس کانفرنسوں اور جلسوں میں کم جاتے لیکن جہاں ہوتے نمایاں نظر آتے تھے، میری اُن سے یاد اللہ زیادہ پرانی نہیں تھی، ۱۹۹۲ء کی ایک ملاقات یاد آرہی ہے، میں مدھیہ پردیش حکومت کے پبلسٹی ڈپارٹمنٹ گیا تو وہ اُس وقت کے ڈائریکٹر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ بحیثیت صحافی میرے ایکریڈیشن کی پبلسٹی ڈپارٹمنٹ سے تجدید ہونا تھی، اِس میں تاخیر ہوئی تو میں ڈائریکٹر صاحب سے ملاقات کے لئے گیا تھا، اُنہوں نے تاخیر پر حیرت و افسوس کا اظہار کیا، درمیان میں کیسوانی صاحب بول پڑے کہ اُردو کا ایک ہی صحافی ہے جو روزانہ لکھتا اور ہر پروگرام میں نظر آجاتا ہے، اُس کا نہیں تو کس کا ایکریڈیشن ہونا چاہئے ڈائریکٹر صاحب نے بھی اِس سے اتفاق کیا، لیکن کیسوانی صاحب نے میرے بارے میں جو کچھ کہا، اُس پر مجھے اِس لئے تعجب ہوا کہ ہندی صحافت اور اُردو صحافت دو الگ الگ جزیروں کی طرح ہیں عام طور پر ہندی کے صحافی اُردو اخبارات میں کام کرنے والوں کی معلومات نہیں رکھتے، یہ مجھے بعد میں علم ہوا کہ کیسوانی صاحب کا اُوڑھنا بچھونا اُردو ہے اور اِس میں لکھنا اُن کا شوق ہے، اُردو اخبارات خاص طور پر روزنامہ 'ندیم' بھوپال اُن کی نظر سے گزرتا ہے، اِس لئے وہ میرے بارے میں کچھ زیادہ ہی معلومات رکھتے ہیں لیکن مجھے اُن کے بارے میں سوائے اِس کے زیادہ علم نہیں تھا کہ ''بھوپال گیس المیہ'' کی برسوں پہلے پیشن گوئی کر کے مسلسل تنبیہ کرنے والے وہ واحد صحافی ہیں، جس کی بنا پر اُن کی شہرت ہندوستان سے باہر یوروپ و امریکہ تک پہونچ گئی ہے، اُن کی دیگر صحافتی سرگرمیوں کے بارے میں مجھے زیادہ اندازہ نہیں تھا۔ ایک اور ملاقات یاد آرہی ہے، قاضی عزیز الدین صاحب (عزیز میاں) کی اُردو تصنیف ''تلاش بھوپال'' کا اُردو سے ہندی میں ترجمہ کرا کر مدھیہ پردیش کے پبلسٹی ڈپارٹمنٹ نے شائع کیا تھا، کتاب کی رسم اجراء نئے بھوپال کے خوبصورت گرونانک پارک میں انجام پائی، کیسوانی صاحب وہاں پہونچے تو مجھے دیکھ کر قریب آئے، کتاب پر تحریر میرے مقدمہ کے بارے میں اپنی رائے ظاہر کرنے لگے۔ میں جواب میں کچھ کہوں، اِس سے پہلے انہوں نے بتایا کہ ''تلاشِ بھوپال'' کے ہندی ایڈیشن کا مقدمہ مجھ سے لکھنے کے لئے کہا گیا تھا، لیکن میں نے معذرت کر لی کہ عارف عزیز کے مقدمہ کے بعد اب کسی کے لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اِس کے بعد کیسوانی صاحب سے ملاقاتوں کا جو سلسلہ شروع ہوا، وہ بڑھتا ہی گیا، سہ روزہ ''دعوت'' اور ''ہماری زبان'' میں وہ میرے مضامین پڑھتے تو کبھی فون کر کے اپنی رائے کا اظہار کر دیتے، ایک مرتبہ اُنہوں نے شعری بھوپالی اور محمد علی تاج پر لکھنے کا مشورہ دیا تو میں نے اُنہیں بتایا کہ بھوپال کے ۲۸ شعراء پر میرے مضامین کا ایک مجموعہ ''قدر و قیمت'' شائع ہوگیا ہے، جس میں شعری صاحب اور تاج صاحب کی شاعری پر مضمون شامل ہیں، بعد میں یہ مضامین ہماری زبان، میں آئے تو اُنہوں نے بھی پڑھے۔

۲۰۰۷ء سے کیسوانی صاحب بھاسکر کا سنڈے میگزین ''رس رنگ'' مرتب کر رہے تھے، اِس میں اُن کا فلمی کالم ''آپس کی بات'' اُردو زبان اور ہندی رسم الخط میں شائع ہو رہا تھا، اِسی عرصہ میں لکھنو کے میرے ایک سفر کے دوران دو مسافر اوڈیشہ سے ٹرین میں سوار ہوئے، بات چیت میں اُنہیں معلوم ہوا کہ میں صحافی ہوں اور اُردو اخبار میں کام کرتا ہوں تو اُنہوں نے راج کمار کیسوانی اور زاہدہ حنا کے بھاسکر میں ہر ہفتہ شائع ہونے والے کالموں کا ذکر کر کے بتایا کہ ان کالموں کے مطالعہ سے اُردو زبان بولنے اور سمجھنے میں اُنہیں بہت مدد ملی، اپنی بات چیت میں اب وہ اُردو الفاظ استعمال کرنے لگے ہیں، اُس وقت مجھے پہلی مرتبہ کیسوانی صاحب کے کالم آپس کی بات کی ضرورت و اہمیت کا احساس ہوا اور میں اسے پابندی کے ساتھ پڑھنے لگا، یہ بڑا معلوماتی کالم تھا، اِس کا موضوع فلم ہوتا تھا لیکن اِس میں وہ کام کی باتیں شامل کر کے سب کے لئے دلچسپ بنا دیتے تھے۔ آر کے کیسوانی کو لکھنے پڑھنے کا جتنا شوق تھا، اپنے سبجیکٹ یعنی فلم کے بارے میں مواد جمع کرنے کا اُتنا ہی جنون تھا، فلم پر اُن کی معلومات کا یہ حال تھا کہ جس پہلو پر قلم اُٹھاتے، دو تین قسطیں لکھنے پر بھی سیری نہیں ہوتی تھی، آخری زمانہ میں فلم ساز ہدایت کار محبوب خان، اُن کی مقبول فلم مدر انڈیا اور محبوب اسٹوڈیو پر اُنہوں نے لکھنا شروع کیا تو پانچ چھ قسطیں لکھ ڈالیں، یادگار فلم مغل اعظم کی تیاری کی جو تفصیل انہوں نے اپنی کتاب ''داستان مغل اعظم'' میں رقم کی اُس سے اُن کے مطالعہ کی وسعت اور فلم کی ٹیکنک پر نظر کا اندازہ ہوتا ہے۔ پروفیسر اختر الواسع صاحب جیسے ثقہ اہل قلم نے بھی اِس کتاب کی تعریف کی ہے، حقیقت یہ ہے کہ ہندوستانی فلموں پر وہ چلتی پھرتی انسائیکلو پیڈیا کی طرح تھے، ''آپس کی بات'' کے زیرِ عنوان غیر فلمی کالم بھی معلومات بھرے اور پڑھنے کے لائق ہوتے تھے، بھاسکر میں یہ کالم اُنہوں نے ۲۰۰۷ء سے لکھنا شروع کیا تھا۔ ''کشکول'' تازہ کتاب تھی جس میں اُنہوں نے اُردو والوں کے قصے بیان کئے ہیں، کیسوانی جی نے بھوپال کی ٹکسالی زبان کو اپنایا تو اُسے وقت کے ساتھ بگڑنے نہیں دیا۔ گفتگو میں بھی وہ اردو آمیز بھوپال کی اصطلاحات کے استعمال کو ترجیح دیتے تھے۔ اِسی طرح جدید مدھیہ پردیش کی سیاست اور کرداروں پر وہ جتنی دستاویزی معلومات سے لیس تھے، اُن کے بعد کوئی دوسرا اُن کا ہمسر نظر نہیں آتا، بھوپال گیس المیہ پر جمع کیا ہوا اُن کا مواد، اسمبلی اور پارلیمنٹ میں اِس پر ہونے والی بحثیں، گیس المیہ کے معاوضہ پر مختلف اوقات میں ہونے والے عدالتی فیصلے، اعلانات اور نفاذ سے متعلق دستاویزات اور اخبارات کو اُنہوں نے سنبھال کر رکھا، یہ قیمتی ذخیرہ اِس قابل ہے کہ اِسے مستقبل کے ریسرچ اسکالروں کے لئے میوزیم بنا کر اس میں محفوظ کر دیا جائے۔ کیسوانی صاحب فلم کے مماثل موسیقی سے بھی گہرا شغف رکھتے تھے اور اِس کے لئے رہائش گاہ کا ایک حصہ مخصوص کر رکھا تھا، جہاں ہزاروں ریکارڈ، کیسٹ، فلمی نغموں کی کتابیں، کلاسیکل موسیقی کا نایاب کلکشن اُس کے بارے میں معلومات اُس زمانہ سے جب پلے بیک سنگر کا تصور نہیں تھا، اداکار اپنے گانے خود گاتے تھے، اُس کے بعد سہگل، شمشاد بیگم، ثریا، محمد رفیع، مکیش، طلعت محمود، لتا منگیشکر، گیتا دت، کشور کمار، آشا بھوسلے کے زمانے تک کے گلوکاروں کے نغموں کو اُنہوں نے جمع کر رکھا تھا، ایسا ذخیرہ آج بمبئی میں بھی نہیں ملے گا، اِسے دیکھ کر حیرت ہوتی کہ ایک تنہا شخص کیسے اِس کو جمع کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ مجھے ۲۰۱۳ء میں پریس کونسل آف انڈیا کا نیشنل ایوارڈ فار ایکسی لینس اِن اُردو جرنلزم ملا تو احباب نے ایک تقریب اعتراف برائے ۴۰ سالہ صحافتی خدمات منعقد کرنے کا فیصلہ کیا اور اُس میں کیسوانی صاحب کو بھی مدعو کیا گیا، وہ خوش دلی کے ساتھ تشریف لائے تین گھنٹے موجود رہے اور ایک سیر حاصل تقریر کی، جس سے اُردو صحافت و ادب پر اُن کی معلومات کا اندازہ ہوا، اِس کے بعد وہ میرے اور بھی قریب آگئے، اکثر اُردو رسائل مطالعہ کے لئے لے لیتے، ابھی دو تین ہفتہ پہلے اُنہوں نے مذکورہ تقریب کی تصاویر مجھ سے مانگی تھیں، جو نیٹ سی بھیجی گئیں تو پسند نہیں آئیں، لاک ڈاؤن ختم ہونے کے بعد میرا اُوریجنل تصاویر بھیجنے کا ارادہ تھا، اب تصویر کا خواہشمند ہی نہیں رہا، یہ سوچ کر دل افسردہ ہو جاتا ہے، حقیقت یہ ہے کہ اُن کے انتقال سے اُردو صحافت ایک اپنے ایک پرستار سے محروم ہوگئی ہے، پروفیسر اختر الواسع صاحب نے صحیح کہا کہ راج کمار کیسوانی بھوپال کی ملی جلی تہذیب کا چلتا پھرتا نمونہ تھے وہ اور اُردو ہندی کے بیچ ایک پُل کا کام انجام دے رہے تھے۔ بھوپال کچھ عرصہ پہلے تک اُردو صحافت کا مرکز شمار ہوتا تھا، اِس میں مسلمانوں کے ساتھ ہندوؤں نے بھی اپنی صلاحیت کے جوہر دکھائے، لیکن کئی اُردو صحافی عمر کے آخری حصہ میں ہندی صحافت سے وابستہ ہوگئے تھے مگر کیسوانی جی نے اُردو، ہندی رسم الخط میں لکھنے کی جو روش اپنائی اُس پر وہ ''وفاداری بشرطِ استواری'' کے مصداق آخر تک گامزن رہے، المیہ یہ ہے کہ ایسی شخصیتیں اب ہمارے معاشرہ میں نظر نہیں آتیں، راج کمار کیسوانی غالباً اِس سلسلہ کی آخری مثال تھے۔

Scanned with OKEN Scanner

ایران کا خطرہ، تحفظ کی قیمت اور تحفے کا وعدہ: ٹرمپ سعودی عرب سے کیا چاہتے ہیں؟

واشنگٹن۔ریاض، امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے 2018 میں اپنی پہلی میعاد کے دوران ایک تاریخی جملہ کہا تھا جو کچھ یوں تھا کہ ایسے ممالک موجود ہیں جو ہمارے تحفظ کے بغیر ایک ہفتہ بھی نہیں چل سکتے، اورانھیں اس کی قیمت چکانی پڑے گی۔اوراس کے بعد ڈونلڈ ٹرمپ نے پے ٹوٹے یعنی رہنے کی قیمت سے متعلق پالیسی اپناتے ہوئے مطالبہ کیا کہ یورپ، مشرق وسطی اور یہاں تک کہ جاپان اور جنوبی کوریا کے ممالک امریکہ کو ادائیگی یقینی بنائیں۔اور اب رواں سال ایک بار پھر جب وائٹ ہاس میں بطور صدران کی واپسی ہوئی تو ایسا لگتا ہے کہ امریکی صدر کی طرف سے تجویز کردہ اس پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔آنے والے دنوں میں ان کے سعودی عرب، متحدہ عرب امارات اور قطر سمیت خلیجی ممالک کے دورے سے قبل ایک بار پھر یہ بات سامنے آئی ہے کہ ٹرمپ نے عوامی اور واضح انداز میں سعودی عرب سے ادائیگی کا مطالبہ کیا ہے۔ایسے میں سوال اٹھ رہا ہے کہ کیا سعودی عرب یہ رقم ادا کرے گا؟ اسے ایسا کرنے پر کیا چیز مجبور کرے گی اوراس کے بدلے میں اسے کیا حاصل ہوگا؟ جنوری 2025 میں ڈیوس اکنامک فورم میں شرکت کے دوران صدر ٹرمپ نے سعودی عرب سے ایک ہزار ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کا مطالبہ کیا تھا۔ٹرمپ کا یہ مطالبہ ایسے وقت سامنے آیا جب سعودی ولی عہد محمد بن سلمان نے اعلان کیا کہ ان کا ملک آئندہ چار برسوں میں امریکہ میں 600 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔قابل ذکر بات یہ ہے کہ بین الاقوامی تعلقات کی ماہر ڈاکٹر غادہ جابر کے مطابق سعودی عرب نے ٹرمپ کے ایک ٹریلین ڈالر کی سرمایہ کاری کے مطالبے پر سرکاری طور پر تاحال کوئی تبصرہ نہیں کیا۔تاہم ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ صدر ٹرمپ کو وہ کچھ مل سکتا ہے جو وہ چاہتے ہیں، خاص طور پر خطے میں حالیہ پیش رفت میں ان کے کردار اور ایران کے معاملے میں ان کی کامیابیوں کے بعد ایسا عین ممکن ہے۔یاد رہے کہ 2017 میں اپنے دورہ سعودی عرب کے دوران ٹرمپ نے 350 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری حاصل کی تھی اوراس میں 110 ارب ڈالر کا اسلحہ معاہدہ بھی شامل تھا۔اس دوران وہ قطر سے بھی اربوں ڈالر حاصل کرنے میں کامیاب رہے تھے جس میں 2019 میں قطر میں امریکی فوجی اڈے العدید کی تزئین و آرائش کے لیے آٹھ ارب ڈالر سمیت دونوں ممالک کے درمیان کچھ دفاعی معاہدے بھی ہوئے تھے۔ستمبر 2020 میں قطر کے وزیر خارجہ محمد بن عبدالرحمٰن آل ثانی نے بتایا تھا کہ ان کا ملک امریکی معیشت میں 200 ارب ڈالر سے زائد کی سرمایہ کاری کر چکا ہے۔تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ سعودی فنڈز دونوں ممالک کے درمیان مشترکہ مفادات کی اہمیت کو ظاہر کرتی ہے۔سعودی الیمامہ فاؤنڈیشن کے علاقائی ڈائریکٹر اور ریاض سینٹر برائے پولیٹیکل اینڈ سٹریٹیجک سٹڈیز کے ڈائریکٹر محمد الزیات، کا کہنا ہے کہ یہ امریکہ- سعودی عرب تعلقات کا راز ہے اوران کا تحفظ ضروری ہے تاکہ یہ مفادات زوال پزیر نہ ہوں۔حال ہی میں سعودی عرب کے وزیر معیشت فیصل الابراہیم نے دعوی کیا کہ 600 ارب ڈالر کی اعلان کردہ سرمایہ کاریوں کے ساتھ ساتھ اگر اضافی سرمایہ کاری کے مواقع دستیاب ہوں تو ان سعودی سرمایہ کاریوں میں مزید اضافہ ہوسکتا ہے۔تو کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ امریکہ میں سعودی سرمایہ کاری کی کوئی حد مقرر نہیں؟ خاص طور پر اس پس منظر میں کہ سعودی عرب مشرقِ وسطی میں خود کو صنعت اور ٹیکنالوجی کا علاقائی مرکز بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔یہ کوششیں سعودی مملکت کے ویژن 2030 کے مطابق ہیں اور ملک میں سرمایہ کاری کے قوانین میں کی گئی سختیوں کے ساتھ ہم آہنگ ہیں جن میں صنعت اور ٹیکنالوجی کی سعودی عرب میں منتقلی بھی شامل ہے۔محمد الزیات نے بی بی سی سے گفتگو میں کہا کہ سعودی عرب امریکہ کو دنیا کی سب سے بڑی طاقت سمجھتا ہے، جبکہ واشنگٹن سعودی عرب کو مشرقِ وسطی کا دروازہ اور تیل کی منڈیوں کے استحکام یا عالمی توانائی کی سلامتی سے متعلق کسی بھی بین الاقوامی حکمت عملی کے لیے ایک حفاظتی ڈھال تصور کرتا ہے۔بین الاقوامی تعلقات کی ماہر ڈاکٹر غادہ جابر نے بی بی سی سے بات کرتے ہوئے دعوی کیا کہ صدر ٹرمپ کا خیال ہے کہ انھوں نے خلیجی ممالک، خاص طور پر سعودی عرب، کے لیے کئی فائدے حاصل کیے ہیں۔انھوں نے مزید کہا کہ خطے میں ٹرمپ کی کامیابیوں میں بشار الاسد حکومت کا زوال، لبنان میں حزب اللہ پر اسرائیلی حملوں کی حمایت، یمن میں حوثیوں کے خلاف ٹرمپ کے احکامات پر ہونے والے حالیہ حملے، ایران پر امریکی فوجی حملے کی دھمکی، اور خطے میں ایران کے کردار کو محدود کرنا شامل ہیں۔حال ہی میں صدر ٹرمپ نے یمن میں فوجی آپریشن کے خاتمے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ حوثیوں نے ہتھیار ڈال دیے ہیں اور وہ دوبارہ بحیرِ احمر میں امریکی جہازوں پر حملہ نہیں کریں گے۔ٹرمپ کا دورہ ایک ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب امریکہ اور ایران کے درمیان جوہری پروگرام پر مذاکرات سمیت خطے میں ایران کی پوزیشن سیاسی اور سٹریٹیجک اعتبار سے تبدیل ہو رہی ہے۔غادہ جابر نے بی بی سی کو بتایا کہ امریکہ نے ایران کے خطرے کو استعمال کرتے ہوئے خطے کے ممالک کو ڈرایا ہے۔ شام، عراق، لبنان اور یمن میں ایرانی موجودگی سعودی عرب سمیت متعدد خلیجی ممالک کے لیے ایک خدشہ رہی ہے۔ایران کا جوہری پروگرام اس کے علاوہ ہے جو اسرائیل کے لیے بھی پریشانی کا سبب ہے۔ٹرمپ نے حال ہی میں ایرانی جوہری پروگرام کے مکمل خاتمے کی خواہش کا اظہار بھی کیا ہے۔شریف عبدالحامد ایرانی سٹڈیز کے گلف سینٹر کے ڈائریکٹر ہیں جن کا کہنا ہے کہ امریکہ کی ایران پالیسی خلیجی فنڈز کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔وہ کہتے ہیں کہ ٹرمپ کوشش کر رہے ہیں کہ سعودی عرب اور خلیجی ریاستوں کے سربراہان کو یقین دلائیں کہ اس کے بدلے ان کو ایرانی خطرے سے تحفظ ملے گا۔سعوی عرب اور ایران کے تعلقات 1979 میں شاہ ایران کا تختہ الٹنے کے بعد سے تناؤ کا شکار رہے ہیں۔سعودی عرب نے ایران کے خلاف جنگ میں عراق کی مدد کی تھی اور 1987 میں ایران میں سعودی عرب کے سفارت خانے پر ہجوم نے حملہ آور ہوکر اسے آگ لگا دی تھی۔یمن میں ایران نے حوثیوں کی سعودی عرب کے خلاف حمایت کی اور حوثیوں کی جانب سے سعودی زمین پر تیل کی تنصیبات کو بھی میزائلوں سے نشانہ بنایا۔یہ وہ چند عوامل ہیں جنھوں نے دونوں ممالک کے درمیان بحران کو مذید گہرا کیا۔مارچ 2023 میں چینی ثالثی کی مدد سے سعودی عرب اور ایران کے تعلقات میں بہتری آئی اور چند لوگوں کا ماننا ہے کہ یہ خطے میں استحکام، کشیدگی میں کمی اور دونوں ممالک کے درمیان شراکت کا آغاز ہوسکتا ہے۔سعودی عرب کی ال یمامہ فاونڈیشن کے ریجنل ڈائریکٹر زیات کا کہنا ہے کہ سعودی عرب اور ایران کے معاہدے کو دونوں ملکوں کی خارجہ اور داخلہ پالیسی کے ذریعے سمجھنا ہوگا۔ان کے مطابق سعودی عرب مشرق اور مغرب کے درمیان توازن رکھ کر معاشی ترقی کو فروغ دینا چاہتا ہے اور ایران کو امریکی معاشی پابندیوں کی وجہ سے اندرونی مشکلات کا سامنا ہے اور ساتھ ہی ساتھ ایران میں احتجاج کی وجہ سے بھی وہ بیرونی اختلافات کو حل کرنا چاہتا ہے۔عبدالحامد کا کہنا ہے کہ ایران کے ساتھ معاملات حل ہونے سے تنازع ختم ہوسکتا ہے لیکن امریکہ اور اسرائیل ایسا نہیں چاہیں گے کیوں کہ وہ ایران کے خطرے کو استعمال کرتے ہوئے خطے میں تناؤ کو برقرار رکھنا چاہیں گے جس سے ان کے سیاسی اور معاشی مفادات جڑے ہیں۔دوسری جانب متحدہ عرب امارات اور قطر نے ٹرمپ کے دورے سے قبل ہی سرمایہ کاری کا اعلان کیا ہے۔دبئی میں ٹرمپ آرگنائزیشن نے ٹرمپ انٹرنیشنل ہوٹل اور ٹاور کی تعمیر اعلان کیا جو ایک ارب ڈالر کا منصوبہ ہے۔قطر میں دو ارب ڈالر سے ٹرمپ انٹرنیشنل گالف کلب کے منصوبے کا اعلان ہوا ہے۔ٹرمپ نے واضح طور پر مطالبہ کیا ہے کہ خطے کے ممالک امریکی جنگوں کا مالی بوجھ اٹھائیں۔امریکہ نے مصر سے مطالبہ کیا کہ سویز نہر سے امریکی عسکری اور تجارتی جہازوں کو حوثیوں کو نشانہ بنانے کے بدلے مفت راستہ دیا جائے۔مصری جانب سے اس پر کوئی ردعمل نہیں دیا گیا لیکن امریکی خبروں سے عندیہ ملتا ہے کہ مصری صدر نے ٹرمپ کے ساتھ فون پر ہونے والی بات چیت میں اس مطالبے کو مسترد کر دیا تھا۔تاہم ٹرمپ نے خلیجی ممالک کو اپنے دورے کے دوران ایک سیاسی تحفہ دینے کا اعلان کیا تھا۔کچھ لوگوں کا ماننا ہے کہ یہ تحفہ خلیج فارس کے نام کو امریکہ کی جانب سے خلیج عرب کے طور پر باقاعدہ استعمال کرنے کے بارے میں ہوگا۔تجزیہ کاروں کے مطابق ٹرمپ نے سعودی عرب کے دورے کو اپنے مطالبات کی منظوری سے منسلک کر رکھا ہے۔ان کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ایسے معاہدے کیے جائیں جن کے تحت سعودی عرب اور دیگر خلیجی ممالک کا پیسہ امریکی معیشت کی بحالی میں استعمال ہو اوراس کے لیے امریکی اسلحہ اور ساز وسامان خریدا جائے۔زیات کا کہنا ہے کہ سعودی عرب امریکہ کے ساتھ معاملات میں واضح رہا ہے اور ایک معاشی شراکت داری میں بھی شامل ہے۔ یقیناً سعودی عرب ٹرمپ کے تحفے کو نہیں ٹھکرائے گا۔ان کے مطابق ٹرمپ کو خلیجی ممالک کے پیسے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ وہ امریکہ کو اپنے عالمی اتحادیوں کی مدد سے مالی فائدہ پہنچانا چاہتے ہیں۔ٹرمپ نے یہ مطالبہ بھی کیا ہے کہ یورپ اور جاپان بھی اتحاد کی قیمت ادا کریں۔ وہ چین سے بھی فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں جس کے لیے انھوں نے بھاری محصولات عائد کی ہیں اور اب امریکی کمپیوں کو چین

پوتن کی زیلنسکی کو استنبول میں مذاکرات کی پیشکش کے بعد ٹرمپ کی اگلی چال پر نظریں

واشنگٹن۔ماسکو، روسی صدر ولادیمیر پوتن کی جانب سے رات گئے اپنے یوکرینی ہم منصب ولادیمیر زیلنسکی کو جب آئندہ جمعرات کو استنبول میں براہِ راست مذاکرات کی پیشکش کی گئی تو انھیں ایک محتاط اور سفارتی جواب ملا۔یوکرینی صدر سے یہ توقع کی جا سکتی تھی کہ وہ پوتن پر کیو اور اس کے مغربی اتحادیوں کے مطالبے یعنی 30 دن کی جنگ بندی کے لیے رضامندی ظاہر نہ کرنے پر برس پڑتے۔لیکن اس کے برعکس سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھتے ہوئے زیلنسکی نے اسے 'ایک مثبت پیش رفت قرار دیا کہ روسیوں نے بالآخر جنگ کو ختم کرنے پر غور شروع کر دیا ہے۔'زیلنسکی نے یہ بھی کہا کہ یوکرین کو توقع ہے کہ روس اس بات کی تصدیق کرے گا کہ وہ پیر سے شروع ہونے والی مجوزہ 30 روزہ جنگ بندی کی پابندی کرے گا۔یہ بتانا مشکل ہے کہ آیا زیلنسکی واقعی پوتن کی براہِ راست بات چیت کی پیشکش کو ایک 'مثبت پیش رفت ' کے طور پر دیکھتے ہیں۔یہ سب بظاہر آپٹکس کے لیے بھی کیا جا سکتا ہے۔پوتن اور زیلنسکی دونوں ہی یہ نہیں چاہتے کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے سامنے ان کا تاثر امن کی راہ میں رکاوٹ کے طور پر ہو۔اس پر ٹرمپ کا ردِعمل واضح طور پر پرجوش تھا۔اس سے قبل اپنے پلیٹ فارم ٹرتھ سوشل پر لکھتے ہوئے انھوں نے ایک بار پھر اشارہ دیا کہ یہ جنگ ختم ہونے کے قریب ہے۔انھوں نے لکھا کہ 'یہ روس اور یوکرین کے لیے ممکنہ طور پر ایک عظیم دن ہے۔ 'پوتن نے اس دوران کہا ہے کہ وہ اس 'تنازع کی بنیادی وجوہات ' کا تدارک کرنا چاہتے ہیں۔ان کے نقطہ نظر سے اس کا مطلب یہ ہے کہ روس چاہتا ہے کہ یوکرین ایک خوشحال اور جمہوری یورپ کا حصہ بننے کی خواہش چھوڑ دے اور ماسکو کے مدار میں واپس آ کر بیلاروس کی طرح ایک ایسی ریاست بن جائے جو روس کی حامی ہو اوراس کے مفاد میں کام کرے۔وہ یہ بھی چاہیں گے کہ یوکرین اس بات پر رضامندی کا اظہار کرے کہ وہ کبھی بھی نیٹو میں شامل نہیں ہو گا۔ماسکو نے سنیچر کے روز مطالبہ کیا کہ کسی بھی سیز فائر کے آغاز سے پہلے مغرب کو یوکرین کو مسلح کرنا بند کر دینا چاہیے۔یقیناً یہ ایسا کرنے سے یوکرین کی فرنٹ لائن پر روس کی بتدریج پیشرفت کو روکنے کی قابلیت مزید کم ہو جائے گی، یا اس سے بھی بدتر یہ کہ یوکرین کے مزید حصے پر حملے کرنے کے لیے وہ بھرپور جنگ بھی کر سکتا ہے۔یوکرین کو اپنے اتحادیوں سے جس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے وہ ایئر ڈیفنس کے لیے آلات اور اسلحہ ہے تاکہ وہ اپنے بڑے شہروں میں سرحد کے پار سے فائر کیے جانے والے ڈرونز اور میزائلوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کو روک پائے۔اتوار کو علی الصبح ہماری آنکھ روس کے فضائی حملے کے انتباہ کے بجائے گئے سائرنز سے ہوئی اور معلوم ہوا کہ روس نے مزید ڈرون لانچ کیے ہیں۔نومئی کو کیو میں امریکی سفارت خانے نے اپنے شہریوں کو ایک انتباہ جاری کیا کہ 'آنے والے دنوں میں فضائی حملوں کا بڑا خطرہ ' ہے۔سب سے بڑے خدشات میں سے ایک یہ ہے کہ کریملن ایک اور اورشینک ہائپرسونک بیلسٹک میزائل لانچ کر سکتا ہے جیسا کہ اس کی افواج نے گذشتہ نومبر میں دنیپرو میں ایک فیکٹری پر فائر کیا تھا۔اس کی رفتار آواز کی رفتار سے 10 گنا زیادہ ہونے کے علاوہ روس کا دعوی ہے کہ یہ میزائل 'روکا نہیں جا سکتا'۔تو اب اہم سوال یہ ہے کہ ٹرمپ آگے کیا کرتے ہیں اور یہ معاملہ کسی کے بھی حق میں جا سکتا ہے۔وہ یہ بھی سوچ سکتے ہیں کہ ماسکو میں ان کی ہم منصب جنگ بندی پر راضی نہ ہونے کے لیے محض ایک کے بعد دوسرا بہانہ تلاش کر رہے ہیں یا پوتن کے ساتھ ان کے تاریخی تعلقات کو دیکھتے ہوئے کیا وہ روسی رہنما کو سفارتی لائف لائن

Scanned with OKEN Scanner

مس ورلڈ مقابلہ کی حسیناؤں کی چارمینار آمد، لاڈ بازار میں خریداری اور چومحلّہ پیالس میں ڈنر

علاقہ کی سجاوٹ، روشنیوں سے منور، روایتی انداز میں استقبال، چوڑیوں اور موتیوں میں دلچسپی تاجروں کی خیر سگالی، حسیناؤں کو تحائف کی پیشکشی

حیدرآباد۔مس ورلڈ2025ء ؁ میں حصہ لینے والی109 ممالک کی حسیناو?ں نے ا?ج پرانے شہر کے چارمینار، لاڈ بازار اور چومحلّہ پیالس اور اطراف کے علاقوں میں اپنی موجودگی کے ذریعہ ہلچل مچادی۔حکومت کی جانب سے مقابلہ حسن کی حسیناو?ں کے لئے ہیریٹیج واک، لاڈ بازار کے دورے اور چومحلّہ پیالس میں کلچرل پروگرام وڈنر کا اہتمام کیا گیا تھا۔گزشتہ 2 دن سے اِس پروگرام کی تیاریاں جاری تھیں اور سارے علاقہ کو انتہائی خوبصورتی سے سجایا گیا اور روشنیوں سے منور کردیا گیا تھا۔صبح سے مدینہ بلڈنگ تا خلوت راستوں کو ٹریفک کے لئے بند کردیا گیا اور شام5.10 بجے حسیناو?ں کے ہیریٹیج واک کا تاریخی چارمینار سے ا?غاز ہوا۔حسیناو?ں اور109 ممالک کے دیگر مندوبین کا سرخ قالین استقبال کیا گیا۔ مدینہ بلڈنگ، پتھرگٹی، گلزار حوض تا چارمینار دوکانداروں نے سجاوٹ اور روشنی کے انتظامات کئے اور روایتی حیدرا?بادی تہذیب کے مطابق حسیناو?ں کا استقبال کیا گیا۔ ہیریٹیج واک اور لاڈ بازار دورہ کی خصوصی یہ تھی کہ حسیناو?ں کو مکمل لباس میں دیکھا گیا کیونکہ حکام نے خواہش کی تھی کہ تفریحی مقامات کے دورے کے موقع پر حسینائیں لباس کا بطور خاص خیال رکھیں۔تاریخی چارمینار پہونچنے پر روایتی عربی باجہ (مرفہ) سے حسیناو?ں کا استقبال کیا گیا اور مرفہ بجانے والی ٹیم عربی لباس میں توجہ کا مرکز بنی ہوئی تھی۔تاریخی چارمینار کے دامن میں اسٹیج تیار کیا گیا جہاں حسیناو?ں نے گروپ فوٹو کھنچوائی تاکہ دورہ حیدرا?باد کی یادگار باقی رہے۔ چارمینار اور اطراف کے نظاروں کے بعد حسینائیں لاڈ بازار میں داخل ہوئیں جہاں چوڑیوں اور موتیوں کی دوکانات پہونچ کر خواتین کی سجاوٹ سے متعلق ا?ئٹمس میں گہری دلچسپی دکھائی۔دوکانداروں نے اِس موقع پر خیر سگالی کا مظاہرہ کرتے ہوئے حسیناو?ں سے کوئی رقم وصول نہیں کی اور پسند کی گئی اشیاء ؁ کو بطور تحفہ پیش کیا۔ ہیریٹیج واک کے ذریعہ شام 6.20 بجے حسینائیں چومحلّہ پیالس پہونچیں جہاں تلنگانہ کی روایتی تہذیب وثقافت کی ترجمانی کرنے والے کلچرل پروگرام پیش کئے گئے۔ چومحلّہ پیالس کے باب الداخلہ پر شاہی خاندانوں کی روایت کے مطابق خصوصی باجہ، نوبت سے استقبال کیا گیا۔ بیرونی مندوبین کے لئے نظام حیدرا?باد کی تاریخ پر مبنی ویڈیو دکھائی گئی جس میں ا?صفجاہی حکمرانوں کے کارناموں، اُن کے طرز زندگی، لباس، تاریخی عمارتوں اور دیگر تفصیلات کا احاطہ کیا گیا۔ چومحلّہ پیالس کی تقریب میں چیف منسٹر ریونت ریڈی نے افراد خاندان کے ساتھ شرکت کی۔ ریاستی وزراء ؁ جوپلی کرشنا راو? اور پونم پربھاکر نے چیف منسٹر کا استقبال کیا۔ تاریخی چارمینار تا خلوت سرکاری محکمہ جات کی جانب سے غیر معمولی انتظامات کئے گئے تھے۔ لاڈ بازار کی تاریخی اہمیت سے حسیناو?ں کو ا?گاہ کیا گیا اور وہ دوکانداروں کے جذبہ ? خیر سگالی اور مہمان نوازی سے کافی متاثر ہوئیں۔ دوکانداروں نے بیرونی مندوبین کو چوڑیوں، موتیوں کے ہار اور دیگر سجاوٹ کے سامان بطور تحفہ پیش کئے۔راستہ میں جگہ جگہ مرد و خواتین نے حیدرآبادی تہذیب کی مثال پیش کرتے ہوئے روایتی انداز میں استقبال کیا۔ اِس موقع پر حکام نے روزانہ سڑک پر کاروبار کرنے والے چھوٹے تاجروں کو ہٹادیا تھا اور علاقوں کو خوبصورتی سے سجایا گیا۔مندوبین کے ساتھ موجود عہدیداروں نے پہلے ہی سے اُن دوکانات کی نشاندہی کردی تھی جہاں سے خریداری کرنی تھی۔مس ورلڈ مقابلہ کی حسیناوں کی آمد پر کثیر تعداد میں مقامی افراد جمع ہوئے اور مندوبین کے ساتھ تصویر کشی کی کوشش کی۔ اِس موقع پر سخت حفاظتی انتظامات کئے گئے تھے اور عوام کو حسیناو?ں سے ملنے کی اجازت نہیں دی گئی۔کمشنر پولیس سی وی آنند نے انتظامات کی راست نگرانی کی۔ حسیناو?ں کے لئے محکمہ سیاحت کی جانب سے خصوصی بسوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ ہیریٹیج واک کے دوران اُنھیں علاقہ کی تاریخی اہمیت سے واقف کرایا گیا۔ بیرونی مندوبین کے استقبال کے لئے خصوصی کمانیں نصب کی گئی تھیں۔ چومحلّہ پیالس میں ڈنر کے بعد اہم شخصیتوں اور بیرونی مندوبین کی واپسی تک سارے علاقہ میں سخت سکیورٹی انتظامات کئے گئے۔چومحلّہ پیالس کی300 سالہ تاریخ پر مشتمل تصویری نمائش کا اہتمام کیا گیا تھا۔ پیالس کے مشاہدہ کے موقع پر بیرونی مندوبین نے نظام حیدرآباد کے خصوصی تخت، اُن کے استعمال کی اشیاء ؁، جنگی ساز وسامان اور دیگر تاریخی و نادر اشیاء میں دلچسپی دکھائی۔

سڑکوں کی تعمیر ومرمت کیلئے وقار آباد اسمبلی حلقہ کو600 کروڑ کی منظوری

45 کروڑ سے انڈسٹریل پارک کا قیام، اسپیکر اسمبلی پرساد کمار نے 10 کروڑ کے ترقیاتی کاموں افتتاح کیا، انتخابی وعدوں کی تکمیل کا دعویٰ

حیدرآباد۔اسپیکر تلنگانہ قانون ساز اسمبلی جی پرساد کمار نے وقارا?باد اسمبلی حلقہ کے مومن پیٹ منڈل میں10 کروڑ روپئے لاگت سے ترقیاتی کاموں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھا۔اسپیکر اسمبلی اپنے حلقہ انتخاب میں ترقیاتی کاموں کی انجام دہی کے سلسلہ میں خصوصی دلچسپی لے رہے ہیں۔اِس موقع پر جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے اسپیکر اسمبلی نے کہا کہ چیف منسٹر ریونت ریڈی کے تعاون سے وقارا?باد اسمبلی حلقہ کی ہمہ جہتی ترقی کے لئے فنڈس منظور کئے گئے ہیں۔سابق بی ا?ر ایس حکومت نے 10 برسوں میں وقارا?باد اسمبلی حلقہ کو نظر انداز کردیا تھا۔فنڈس کی عدم اجرائی کے سبب سڑکوں کی تعمیر کے علاوہ پینے کے پانی کی اسکیم پر عمل نہیں کیا جاسکا۔ پرساد کمار نے کہا کہ دیہی علاقوں میں بنیادی سہولتوں سے محرومی کے لئے سابق حکومت ذمہ دار ہے۔حیدرا?باد سے قربت کے باوجود وقارا?باد میں ایک بھی نئی صنعت قائم نہیں کی گئی۔دیہی علاقوں خاص طور پر مواضعات میں سڑکوں کی صورتحال انتہائی ابتر ہے جس کے نتیجہ میں عوام کو مشکلات کا سامنا ہے۔ بنیادی سہولتوں کی فراہمی کے لئے ریونت ریڈی کی زیر قیادت عوامی حکومت نے وقارا?باد اسمبلی حلقہ میں سڑکوں کی ترقی کے لئے 600 کروڑ کی منظوری دی ہے۔ترقیاتی کاموں بالخصوص سڑکوں کی تعمیر ومرمت کا کام تیزی سے جاری ہے۔مومن پیٹ منڈل میں انڈسٹریل پارک کے قیام کے لئے 45 کروڑ روپئے منظور کئے گئے۔اسپیکر اسمبلی نے عوام کو یقین دلایا کہ وہ دیگر ترقیاتی کاموں کے لئے بھی حکومت سے رقمی منظوری حاصل کریں گے۔کوٹ پلی میں ذخیرہ ا?ب کی تعمیر کے لئے90 کروڑ منظور کئے گئے۔ اُنھوں نے کہا کہ اندراماں ہاو? زنگ اسکیم کے تحت مستحق غریب خاندانوں کو مکانات الاٹ کئے جائیں گے۔انتخابی مہم کے دوران کئے گئے وعدوں کی تکمیل کرتے ہوئے غریبوں کو500 روپئے میں گیس سلینڈر اور200 یونٹ مفت برقی سربراہی جاری ہے۔ ملک کی تاریخ میں پہلی مرتبہ 25 لاکھ کسانوں کا2 لاکھ روپئے تک کا قرضہ معاف کیا گیا جس کے تحت21 ہزار کروڑ جاری کئے گئے۔اُنھوں نے کہا کہ ملک میں تلنگانہ پہلی ریاست ہے جو راشن کارڈ پر باریک چاول سربراہ کررہی ہے۔تعلیم یافتہ نوجوانوں کو خود روزگار اسکیم کے تحت راجیو یووا کاسم کے ذریعہ کاروبار شروع کرنے کے لئے سبسیڈی پر مبنی قرض جاری کیا جائے گا۔ پرساد کمار نے عوام سے اپیل کی کہ وہ ترقی اور فلاح وبہبود میں مصروف ریونت ریڈی حکومت سے مکمل تعاون کریں۔

Editor Printer, Publisher & Owner by MOHD ATHER RAHEEM Published from FALAKNUMA NEWS Urdu Weekly 19-4-276/5/A Flat No 502.5th Floor Lakeview Residency,Baquar Nagar,BNK Colony,Miralam Tank Hyderabad 500 064. Printed at M/s.AIJAZ PRESS #22-8-147 & 148 Lane Opp: Diwan Devdi Chatta Bazar,Hyderabad-500002 Telangana.Cell: no.8686082012 , 8019632340,www.falaknumanews.in

Scanned with OKEN Scanner